آبائے سفید (وائٹ فادرز)__ ایک تعارف

[زیر نظر شمارے میں ''مالی'' کے حوالے سے ایک مقالہ شامل کیا گیا ہے۔ مالی اور مغربی افریقہ کے دوسرے ممالک میں مسیحی تبشیری تنظیموں میں ''آبائے سفید'' کی تنظیم بہت نمایاں ہے۔ ''مالی'' کے بارے میں اسلامک فاؤنڈیشن۔ لسٹر کی ایک رپورٹ (شائع شدہ ۱۹۷۹ء) سے ''وائٹ فادرز'' اور اُن کی تربیت کے بارے میں معلومات بہ شکریہ نقل کی جاتی ہیں۔ مدیر]

۱۔ آغاز اور دائرہ کار

آبائے سفید (وائٹ فادرز)، فعال ترین رومن کیتھولک تبشیری تنظیموں میں سے ایک ''انجمن مبشّرین برائے افریقہ'' (Socite des Missionaires d'Afrique) کے ارکان کا عرفی نام ہے۔ یہ نام اُن کا اِس لیے پڑ گیا کہ وہ ایک سفید جبہ پہنتے تھے، اور تا حال پہن رہے ہیں۔ (مزید براں سیاہ فام افریقہ میں ''آبائے سفید'' نام سے مقامی آبادی کے بالمقابل مبشرین کے نسلی تعلق کا اظہار بھی ہوتا تھا۔)

انجمن کی بنیاد ۱۸۶۸ء میں رکھی گئی تھی۔ اِس کی تاسیس اور ترقی زیادہ تر چارلس لیوجرے (Charles Lavigerie) کے مرہونِ احسان ہے۔ وہ اپنے وقت میں فرانس کے سب سے کم عمر بشپ تھے۔ ۱۸۶۶ء میں اُن کا تبادلہ اپنے پہلے اسقفی حلقے نینسی (Nancy) سے الجزائر کر دیا گیا۔ الجزائر کو جو فرانسیسی استعمار کے جوئے تلے آ گیا، لیوجرے نے براعظم افریقہ کے بیس کروڑ افراد کو حلقہ مسیحیت میں لانے کے لیے دروازہ کھلنے کے مترادف خیال کیا۔ افریقہ میں نفوذ کے لیے اُس نے ''وائٹ فادرز'' تنظیم کی بنیاد رکھی اور ایک سال بعد ''خواہرانِ سفید'' (وائٹ سسٹرز) کی۔

روزِ اوّل سے ''آبائے سفید'' نے مسلمانوں کو اپنی تبشیری سرگرمیوں کا ہدف قرار دیا۔ مسلمان مسیحی تبشیر کے خلاف سخت ترین مزاحمت کرنے والے لوگ ثابت ہوئے تو لیوجرے

نے ان مشکلات پر قابو پانے کے ذرائع سوچے۔ ''آبائے سفید'' کو کہا گیا کہ وہ کم از کم تین تین افراد پر مشتمل برادریوں کی شکل میں رہیں، مقررہ اوقات میں باقاعدگی سے دعا و عبادت کے لیے جمع ہوں اور کسی ہچکچاہٹ کے بغیر افسرانِ بالا کے احکام بجا لائیں۔ مزید براں اُن سے کہا گیا کہ جس حد تک ممکن ہو، وہ اُن لوگوں کا طرزِ زندگی اپنا لیں جن کے درمیان زندگی گزار رہے ہیں، حتیٰ کہ خورونوش اور رسم و رواج بھی اُن جیسا رکھیں۔ مقامی زبان سیکھنا اولین ترجیحات میں سے ایک تھا، اور حقیقت یہ ہے کہ افریقہ کی متعدد مقامی زبانوں کے ابتدائی لغت اور کتبِ قواعد کی تدوین ان ہی ''آبائے سفید'' کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔ مقامی حالات کے ساتھ یہ مطابقت بلا شبہ غیر مسیحی آبادی کے ساتھ تعلقات استوار کرنے اور قائم رکھنے، نیز اُن کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے تھی۔

''آبائے سفید'' کے تبشیری اندازِ نظر کی ایک خاص بات یہ تھی کہ وہ حلقہ مسیحیت میں داخل ہونے والے کو چار سال تک زیرِ تربیت رکھنے کے بعد اُسے بپتسمہ دیتے تھے۔ اِس روّیے کے باعث ابتداء میں بپتسمہ یافتہ نو مسیحیوں کی تعداد کم رہی اور تبدیلی مذہب میں پیش رفت کو آہستہ رو خیال کیا گیا۔

''آبائے سفید'' پہلی بار صحارا کے علاقے میں ۱۸۷۶ء اور ۱۸۸۱ء میں داخل ہوئے، مگر دونوں بار مبشرین کو دورانِ سفر میں قتل کر دیا گیا۔ ۱۸۹۵ء میں سینیگال کے راستے مغربی افریقہ میں مبشرین داخل ہونے میں کامیاب ہوئے۔ اگرچہ اِس سے پہلے کچھ دوسرے گروہ مشرقی افریقہ، بالخصوص زنجبار میں ۱۸۷۸ء میں داخل ہو چکے تھے۔ ''آبائے سفید'' کا پس منظر رکھنے والا مغربی افریقہ کا پہلا پادری مالی کا باشندہ تھا جسے ۱۹۳۶ء میں کاہن بنایا گیا، اِس کے بیس برس بعد پہلا مغربی افریقی بشپ بن سکا۔

''آبائے سفید'' کی تنظیم قائم ہوئے سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ آج اُن کی تعداد چار ہزار سے زیادہ ہے جن کا تعلق مختلف قومیتوں سے ہے۔ آج وہ اُن ہی علاقوں میں کام کر رہے ہیں جو ابتداءً طے کیے گئے تھے، یعنی وہ سابق فرانسیسی مغربی افریقہ [مالی]، گنی، گھانا، نائجر، سابق بلجئین کانگو، روانڈا، برونڈی، یوگنڈا، تنزانیہ، الجزائر اور تیونس میں فعال ہیں۔ اُنھیں روم میں قائم ''پاپائی ادارہ برائے مطالعہ عرب'' میں خصوصی تربیت دی جاتی ہے۔ یہ ادارہ ''آبائے سفید'' اور دلچسپی رکھنے والے دوسرے افراد کو مسلمانوں میں تبشیری کام کرنے

کے لیے زبانیں سکھانے اور مناسب علمی پس منظر مہیا کرنے کے لیے قائم کیا گیا ہے۔

اگر چہ ان دنوں بعض ''آبائے سفید'' نے اپنا امتیازی سفید جبہ استعمال کرنا ترک کر دیا ہے، مگر مسلمانوں کو حلقہ مسیحیت میں لانے کے مقصد میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ رومن کیتھولک تنظیم ہونے کی حیثیت سے ''آبائے سفید'' اور ''خواہران سفید'' تجرد کی زندگی گزارتی ہیں۔ ان کے اخراجات ''پاپائی تبشیری یونین'' کے ذریعے پورے کیے جاتے ہیں جس کا صدر دفتر روم میں ہے۔ ''آبائے سفید'' مسلمانوں، اور بالخصوص مغربی افریقہ، میں کیتھولک اور مسیحی تبشیری کام کی ایک بڑی اور اہم تنظیم کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۲- ثانوی تعلیم کے بعد ''آبائے سفید'' کی تربیت

(''آبائے سفید'' کے جریدے سے اقتباسات)

کسی ایسے ثقافتی ماحول میں یسوع مسیح کے پیغام کی ترسیل، جو پیغام دینے والے کے ماحول سے بہت مختلف ہے، ایک مسلسل اور غیر مختتم تربیت کا تقاضا کرتی ہے، تاہم ''آبائے سفید'' کا کوئی رکن تیاری کے بغیر میدان میں نہیں اترتا۔ وہ پہلے کئی برس بنیادی تربیت سے گزرتا ہے اور تب اسے ''انجمن'' اور افریقہ میں اِس کے کام سے زندگی بھر کے لیے وابستگی کی دعوت دی جاتی ہے۔

فرد کی تیاری

عالمی سطح پر کام کے لیے ایک طالب علم کی تربیت کے کئی پہلو ہیں جن کا تجربہ بیک وقت ہوتا ہے۔ ایک تو ہر طالب علم کی انفرادی پختگی کا عمل ہے جو مسلسل جاری ہے۔ دوسرے اس کے ساتھ ایک برادری کے رکن ہونے کی حیثیت سے، طالب علم کو ''انجمن'' کے طرزِ زندگی سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ معاشرے کی تبدیلیوں کے مطابق عموماً، اور افریقی معاشرے کے مطابق خصوصاً، اپنے آپ کو مسلسل ڈھالنا ہے جب کہ ''انجمن'' کے بانی کارڈینل لیوجرے کے بیان کردہ مقاصد سے پختہ وابستگی میں کوئی فرق نہ آئے۔ تیسرے روحانیت کی نشوونما ضروری ہے جو اپنے پیشے کے لحاظ سے اپنے عمل میں گہرائی پیدا کرنا ہے اور یہ اپنے اندر یسوع مسیح کی زندگی پیدا کرنے سے ہوگی۔ چوپانی صلاحیت سے وہ دوسروں تک افریقہ میں مسیح کا پیغام زیادہ مؤثر طور پر پہنچا سکے گا۔ مطالعاتی تربیت اس

کے لیے الہامی کتابوں، دینیات اور اُن تمام مضامین کا علم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے جو کسی ترقی پذیر ملک میں کام کرنے والے مبشر کے لیے ضروری یا مفید ہوتے ہیں۔

اِس تربیت کی میعاد طالب علم کی عمر، تعلیم اور زندگی کے تجربے کے مطابق مختلف ہوتی ہے۔ ایک لڑکا جس نے ثانوی تعلیم مکمل کی ہے، اُس کے لیے "انجمن" سے حتمی وابستگی، کاہن بننے اور بطور مبشّر زندگی کا آغاز کرنے سے پہلے آٹھ سال کی لازمی تربیت ہے۔

بین الاقوامی تربیت

تربیت کا پہلا مرحلہ، جو دو برس پر محیط ہوتا ہے، طالب علم کے ساتھیوں کے ساتھ اُس کے اپنے ملک میں پورا ہوتا ہے۔ وہ "انجمن" کے رکن کی قیادت میں اپنی جداگانہ چھوٹی سی برادری بنا لیتے ہیں اور قائد اُنھیں برادری کے طرز زندگی سے متعارف کراتا ہے۔ اِس عرصہ میں جو مطالعاتی نصاب پڑھایا جاتا ہے، وہ عموماً کسی سمیزی کا عام نصاب ہوتا ہے یعنی فلسفہ، کتاب مقدس سے عمومی واقفیت اور دینیات، نیز عمرانی علوم کے مطالعے پر ایک حد تک زور دیا جاتا ہے۔ "آبائے سفید کی انجمن" میں کسی خاص علاقے کے لیے کوئی مخصوص تبشیری میدان مختص نہیں۔ مختلف قومیتوں کے افراد افریقہ میں اکھٹے رہتے اور کام کرتے ہیں۔ پہلے دو برسوں کے بعد تربیت ایک ٹھوس بین الاقوامی رخ اختیار کر لیتی ہے، بارہ یا زیادہ ملکوں کے طلبہ ایک غیر تعلیمی سال کے لیے اکھٹے آٹوا (کینیڈا) آتے ہیں۔ یہی سال اُن کا مذہبی جماعتوں سے وابستگی کا سال ہوتا ہے۔ یہ سال "روحانی سال" کے نام سے معروف ہے اور یہ سال ایک طلب علم کو "انجمن" کے حوالے سے اپنی شناخت کرانے کا موقع دیتا ہے جب کہ وہ اپنی شخصیت کی تعمیر میں بھی مصروف ہوتا ہے۔ وہ "انجمن" کی تاریخ، اس کی روح، اس سے تعلق کے مفہوم کو جان لیتا ہے اور پیشہ زندگی کو پوری گہرائی کے ساتھ سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ یہ بھر پور برادرانہ زندگی کا عرصہ ہوتا ہے جس میں دُعا، غور و فکر اور اظہار کے خاصے مواقع ہوتے ہیں، اور اِس کے ساتھ ساتھ لوگوں کے ہمراہ سماجی اور چوپانی کام میں اچھی طرح ملنے جلنے کی گنجائش بھی ہوتی ہے۔ اِس کا مقصد یہ ہے کہ یسوع مسیح کی زندگی کی روشنی میں فکر پختہ ہو اور ایک طالب علم اپنی صورتِ حال کا بہتر تجزیہ کر سکے، تاکہ خود شناسی کے گہرے علم کی بنیاد پر ایک طالب علم اپنے پیشے کے بارے میں فیصلہ کر سکے۔

زبانوں کا مطالعہ

''انجمن'' کی سرکاری زبانیں فرانسیسی اور انگریزی ہیں، جو ان افریقی ممالک میں وسیع طور پر استعمال ہونے والی دو یورپی زبانیں ہیں، جہاں ''انجمن'' کے ارکان تبشیری فرائض انجام دے رہے ہیں۔ بعد کے مرحلے میں افریقی زبانوں کا مطالعہ تربیت کا ایک لازمی حصہ ہے۔

افریقہ میں کام

زندگی بھر کے لیے وقف ہونے کا فیصلہ کرنے سے پہلے اِس بات کا حقیقت پسندانہ علم رکھنا اچھی بات ہے کہ افریقہ کی آب و ہوا اور ثقافت میں زندگی بسر کرنے اور کام کرنے کا مطلب کیا ہے۔ اِس حوالے سے مستقبل کے کسی ''وائٹ فادر'' کے لیے افریقہ میں رہنے کا براہِ راست دو سالہ تجربہ تربیت کا عمومی حصہ ہے۔ یہ دو سالہ عرصہ ''روحانی سال'' کے فوراً بعد شروع ہو جاتا ہے یا ''روحانی سال'' کے بعد ''دینیاتی کورس'' کو چھوڑ کر اِسے شروع کیا جاتا ہے۔ طالب علم کو ۱۷ افریقی ممالک میں سے کسی ایک میں تبشیری مرکز پر تعینات کر دیا جاتا ہے اور اِس بات کا اُسے موقع فراہم کیا جاتا ہے کہ وہ اچھی طرح دیکھ لے کہ اُس کی لگن کیسی ہو گی۔ وہاں وہ مقامی زبان کا مطالعہ شروع کرے گا اور ایک زیرِ تربیت فرد کی طرح چوپانی کام میں لوگوں کے ساتھ شامل ہو گا۔ وہ اِس قیمتی تجربے کے ساتھ واپس یورپ آئے گا اور اِسے اپنی تعلیم کے ساتھ جوڑ کر دیکھے گا۔

آخری تین سال

آخری تین سال الٰہیات، مطالعاتِ انجیل، اخلاقیات، قانون کلیسیا، آدابِ عبادت اور دوسرے متعلقہ مضامین کی پیشہ ورانہ تعلیم کے لیے مختص ہیں۔ یہ نصاب بالخصوص ''تیسری دُنیا'' میں تبشیری کام کرنے کے حوالے سے مرتب کیا گیا ہے، اور اِس میں ادیانِ عالم کے مطالعے، سماجی انسانیات، چوپانی نفسیات، معاشرتی ارتقاء اور ابلاغیات وغیرہ جیسے مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ چوپانی تربیت کے مواقع ہفتہ وار اور طویل تعطیلات میں فراہم کیے جاتے ہیں۔ اِس کام کی درجہ بندی انفرادی طور پر طالب علم کی قابلیت اور اُس کی عمومی تربیت کے معیار کے مطابق کی جاتی ہے۔ طالب علم اپنی صوابدید کے مطابق آخری تین سال کا کام سٹراسبرگ یا لندن میں کر سکتا ہے۔

سوئے افریقہ

اپنی تعلیم کے آخر میں نوجوان ''آبائے سفید کی انجمن'' کے لیے باقاعدہ واضح طور پر زندگی وقف کرے گا۔ اُسے ڈیکن بنا دیا جائے گا، اور چوپانی کام میں چند ماہ مصروف رہنے کے بعد اپنے ملک کے پیرش میں واپس آئے گا، جہاں اُس کی رسمِ کہانت ادا کی جائے گی۔ چند ہفتوں کی چھٹی کے بعد نوجوان ''وائٹ فادر'' تبشیری زندگی کے لیے افریقہ چلا جائے گا، اور مزید ساری تربیت ''دورانِ ملازمت'' میں ہو گی۔

مسیحی اور مسلم خداوند تعالیٰ کی محبت اور رحم کے گواہ ہیں — کارڈینل ارنزے

[گزشتہ کئی برسوں کی روایت کے مطابق اِس سال ''پاپائی مجلس برائے بین المذاہب تعلقات'' کے ذمہ دار کارڈینل فرانسس اَرنزے نے عید الفطر کے موقع پر مسلمانوں کے نام حسبِ ذیل پیغام جاری کیا ہے۔ مدیر]

عزیز مسلمان دوستو! آپ عید الفطر ماہِ رمضان کی ریاضت کے بعد مناتے ہیں۔ یہ مرحلہ خداوند تعالیٰ اور انسانیت کے لیے ایک اہم وقت ہے۔ روزوں اور عید الفطر کا وقت خدا کے لیے خاص یوں ہے کہ وہ بڑی تاکید سے انسانوں کو انسانی تاریخ، ذاتی اور خاندانی زندگی میں اپنی موجودگی اور عمل کی یاد دلاتا ہے۔

ایسی تقریبات ہم انسانوں کے لیے بھی خصوصی اہمیت کی حامل ہیں، کیونکہ ان کے سبب ہمیں اپنی روزمرّہ مصروفیات سے فرصت کے علاوہ دعا اور دھیان گیان کا موقعہ بھی ملتا ہے۔ ان دنوں ہمیں اپنے آپ سے ملنے کا بھی موقعہ ملتا ہے، بلکہ ہمیں اپنے دوستوں، عزیز و اقارب اور پڑوسیوں سے ملنے کا موقع بھی ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام نسلِ انسانی سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خاندان، معاشرے اور دنیا میں ایک ذریعہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے دیا ہوا درس ہے کہ ہم ایک دوسرے سے مفاد